مولانا محمد اسرار مدنی
رفیق موتمر المصنفین

حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کا نظریہ وحدت امت

سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کی ولادت ۱۸۱۴ء میں قصبہ نانوتہ ضلع سہارنپور میں ہوئی، آپ کا نام نامی آپ کے والد مرحوم نے امداد حسین رکھا تھا، لیکن حضرت شاہ محمد اسحاق صاحب نبیرۂ شاہ عبدالعزیز صاحبؒ نے امداد اللہ کے لقب سے ملقب کیا۔ آپؒ کا تاریخی نام ظفر احمد تھا اور والد کا نام حافظ محمد امین بن شیخ بڈھا بن حافظ شیخ بلاقی تھا (شمائم امدادیہ ص۴)

سولہ سال کی عمر میں مولانا مملوک علی صاحب (مشہور استاد مدرس صدر شعبہ علوم شرقیہ دہلی کالج) کے ہمراہ دِلی کے سفر کا اتفاق ہوا، اسی زمانے میں فارسی کی مختصر کتابوں کیساتھ ساتھ صرف ونحو پر عبور حاصل کیا۔ مولانا رحمت علی تھانویؒ سے تکمیل الایمان، شیخ عبدالحق دہلویؒ سے قرأت اخذ فرمائی (شمائم امدادیہ ص۹)

بیعت وارشاد کا تعلق

حاجی صاحب مرحوم نے اٹھارہ سال کی عمر میں مولانا نصیر الدین صاحبؒ نقشبندی مجددی دہلوی سے بیعت کیا، ان کے انتقال کے بعد مولانا میانجی نور محمد جھنجھانویؒ سے بیعت کی، میانجی مرحوم کے پیر شاہ عبدالرحیم ولایتیؒ صوبہ خیبر پختونخوا کے علاقہ طورو مایار ضلع مردان میں مدفون ہیں۔ سنگر بابا کے نام سے ان کا مزار مرجع فیض عوام ہے۔ حاجی صاحب کے مریدین میں مولانا محمد قاسم نانوتویؒ بانی دارالعلوم دیوبند، مولانا اشرف علی تھانویؒ سمیت کبار علمائے ہند شامل تھے۔ جس سے آپ کی علمی وروحانی حیثیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

حاجی صاحب کی رواداری اور وسعت قلبی

حاجی صاحبؒ کی ایک خاص صفت جو اولیا کرام میں ان کا خاص طرہ امتیاز تھا ان کی وسعت قلبی اور رواداری تھی، کسی کی دل شکنی تو ان کے مذہب میں قطعا روا نہ تھی، کسی سے معاصرانہ چشمک کا دور دور تک نشان نہ تھا، اس قسم کے مصلح تھے کہ دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث عرضیکہ ہر طبقے کے لوگ آپ کے مرید تھے۔ فروعی یا مسلکی مسائل کی بجائے اصلاح وارشاد پر توجہ دیتے تھے۔ (چالیس بڑے مسلمان ص ۶۹)

اہل حدیث مرید سے برتاؤ

ایک دفعہ ایک اہل حدیث آپؒ کا مرید ہوا، لیکن اس نے جلد ہی امین بالجہر اور رفع الیدین ترک

کردیا، آپؒ نے ان کو بلا کر فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا کہ تم نے آمین بالجہر (تیز آواز سے امین) اور رفع الیدین (نماز میں ہاتھ اٹھانا) چھوڑ دیا ہے؟ کیا ایسا خود کیا ہے؟ یا ہماری وجہ سے؟ اگر ہماری وجہ سے ایسا کیا ہے تو بھائی ایسا نہ کرو، میں ترک سنت کا باعث کیوں بنوں؟ سنت یہ بھی ہے اور وہ بھی، اور اگر اپنی مرضی سے کیا تو خیر...... اس نے عرض کیا حضرت! میں نے تو اپنی مرضی سے ایسا کیا ہے۔ (چالیس بڑے مسلمان ص ۶۹)

اتحاد امت کے لئے رہنما اصول

حاجی صاحب نے مختلف مقامات پر اتحاد امت کے لئے رہنما اصول اور چند اہم آداب اختلاف بیان فرمائے ہیں جس کو مدنظر رکھتے ہوئے اور اس پر عمل کرتے ہوئے یقیناً ہم فرقہ وارانہ تصادم کو ختم کر سکتے ہیں۔ نیز دیگر مسالک و مکاتب فکر کو ایک دوسرے کے قریب لا سکتے ہیں۔ حاجی صاحبؒ کی کتاب فیصلہ ہفت مسئلہ میں اختلافات کی صورت میں طریقہ عمل کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ؛

۱: اختلافی مسائل میں ہر فریق کے پاس دلائل شرعیہ ہیں اگر چہ ان دلائل کی قوت وضعف میں فرق ہو جیسا کہ اکثر مسائل اختلافیہ فرعیہ میں ہوتا ہے، پس خواص کو تو چاہئے کہ جو ان کو تحقیق سے معلوم ہوا ہے اس پر عمل رکھیں۔

۲: دوسرے فریق کے ساتھ بغض وکینہ نہ رکھیں، نہ نفرت وتحقیر کی نگاہ سے دیکھیں، نہ تفریق و تضلیل کریں بلکہ اس اختلاف کو مثل اختلاف حنفی وشافعی سمجھیں۔

۳: باہم ملاقات، مکاتبت، سلام، موافقت ومحبت کی رسوم جاری رکھیں یعنی سماجی تعلقات قائم رکھیں۔

۴: تردید ومباحثہ خصوصاً بازاریوں کی طرح گفتگو سے اجتناب کریں کیونکہ یہ منصب اہل علم کے خلاف ہے۔

۵: ایسے مسائل میں نہ کوئی فتویٰ لکھیں اور نہ دستخط کریں کہ فضول ہے۔ جیسا کہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں فتویٰ

۶: ہر ایک عمل میں ایک دوسرے کی رعایت کریں۔ یعنی جب دوسرے مسلک والوں کے پاس جائیں تو ان کی طرح اعمال کریں۔

۷: عوام نے جو غلو اور زیادتیاں کر لی ہیں ان کو نرمی سے منع کریں۔

۸: منع کرنا ان لوگوں کا مفید ہوگا جو اس عمل کے جواز کے قائل ہیں۔ اور جو اس عمل کے عدم جواز

کے قائل ہیں ان کا خاموش رہنا بہتر ہے۔ (مسلکی منافرت کے خاتمہ کیلئے اس بات کا خیال رکھا جائے کہ کون سی بات کس نے کرنی ہے اور کس کی بات زیادہ اثر رکھے گی۔ اور کون یہ بات کرے گا تو معاملات اور خراب ہوں گے)

۹: فتنہ سے بچیں اور کسی جگہ کے رسم و رواج اور عادات سے اگر آپ موافقت نہیں رکھتے تو ان کی مخالفت بھی نہ کریں۔

۱۰: دونوں مکاتب فکر یا فریقین ایک دوسرے کے نقطہ نظر کی تاویل کرلیا کریں یعنی اچھی توجیہ کریں۔

۱۱: عوام کو چاہئے کہ جس عالم یا دیندار آدمی کو محقق سمجھیں اس کی تحقیق پر عمل کریں اور دوسرے فریق کے لوگوں سے تعرض نہ کریں۔ خصوصا دوسرے مسالک کے علماء کی شان میں گستاخی کرنا چھوٹا منہ بڑی بات کے مصداق ہے۔

۱۲: غیبت وحسد سے اعمال ضائع ہوجاتے ہیں، ان امور سے پرہیز کریں اور تعصب اور عداوت سے بچیں۔

۱۳: ایسے مضامین کی کتابوں اور رسائل کے مطالعہ سے بچیں جن میں اختلافی مسائل بیان ہوں، کیونکہ یہ کام علماء کا ہے۔

۱۴: مسلکی منافرت کے خاتمہ کیلئے اختلافی مسائل پر مباحثہ، قیل وقال نہ کرنا اور ایک دوسرے کو وہابی و بدعتی نہ کہنا، اور عوام کو جھگڑوں اور غلو سے منع کرنا علمائے کرام کی ذمہ داری ہے (راہ اعتدال: ص ۳۱)

(اسلام کا معاشرتی انقلاب)

(بقیہ صفحہ ۵۰ سے) بادِ بہاری نے اس گلشنِ عالم کو کس طرح اپنی عطر بیز سماجی تعلیمات و اصلاحات کے ذریعہ معطر و منور کیا اور اس اسلامی انقلاب کی بدولت کس طرح نسل انسانی کو احترامِ نفس، مساوات اور آزادی کی بے بہا دولت ہاتھ آئی۔ اسلامی انقلاب کے زیر اثر تاریخ میں جہاں بھی یہ معاشرتی نظام قائم رہا، وہاں معاشرہ امن وسکون اور روحانیت و اخلاق کی روشنی سے جگمگاتا رہا۔ آج مغرب کی نام نہاد تہذیب نے صالح معاشرے کے اس ڈھانچہ کو بری طرح متاثر کرنا شروع کردیا ہے جس کے نتیجہ میں انسانی معاشرہ ایک بار پھر انھیں تاریک ادوار میں واپس جارہا ہے، جہاں صرف نفس و شیطان کی حکمرانی تھی؛ لہذا ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے معاشرے کو ربانی ہدایات کے مطابق ڈھالیں؛ تاکہ پھر وہی خالص اخلاقی وروحانی سکون ہمیں حاصل ہوسکے۔ ☆ ☆ ☆